﴿قسط سوم﴾ مروجہ قوالی اکابرین امت کی نظر میں

از

مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ

حضرت قاضی ثناء اللہ العثمانی الحنفی النقشبندیؒ (پانی پتی) کا ارشاد:

حضرت قاضی صاحب مرحوم نے مسئلہ اغناء کو کماحقہٗ مفصل و مدلل بیان کر دیا ہے۔ جانبین سے حرمت اور اباحت کے دلائل ذکر کئے ہیں اور غناء بالمزامیر (گانا باجوں وغیرہ کے ساتھ) کو فقہاء امت کے قول سے حرام لکھا ہے۔ بڑی تفصیل کے بعد فرماتے ہیں۔

"غیر نہ لم یثبت عن النبی صلی الله علیه و اسلم و لا عن الصحابة رضی الله عنهم استماع الغناء تقرباً الكرام من النقشبندية وغيرها ارتكابه وان لم يرتكبوا الانكار عليه .والله اعلم. [1]

غیر اس کے کہ حضور ﷺ اور نہ ہی حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم سے گانا سننا اللہ سے قرب حاصل کرنے کے لئے ثابت ہے اور اسی وجہ سے حضرات صوفیائے نقشبندیہ اور دیگر حضرات نے اس کو اختیار نہ کیا اگر چہ اس کے انکار کے مرتکب بھی نہ ہوئے۔ واللہ اعلم

[1]: تفسیری مظہری ج۷ ص ۲۵۱

(اس غناء سے مراد وہ گانا ہے جس میں آلات لہو ڈھول باجا وغیرہ نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ گانا کسی کے ہاں جائز نہیں جس کی تفصیل گزر چکی ہے)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا ارشاد:

آپ آیت ''لہوالحدیث'' کی تفسیر فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

یعنی ''لہوالحدیث'' ہر وہ چیز ہے جو اللہ کی عبادت اور یاد سے ہٹانے والی ہو مثلاً فضول قصہ گوئی، ہنسی مذاق کی باتیں، واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ........ جو لہو (شغل) دین اسلام سے پھر جانے یا پھیر دینے کا موجب ہو حرام بلکہ کفر ہے اور جو احکام شرعیہ ضروریہ سے باز رکھے یا سبب معصیت بنے وہ معصیت ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۵۳ سورۃ لقمان)

اور یہی معنی تفسیر روح المعانی سے لیا گیا ہے۔ جسے تفصیل سے پہلے ہی لکھا گیا ہے نیز تفسیر البحر المحیط ج ۷ ص ۱۸۳، تفسیر ابی السعود ج ۴ ص ۶۹ اور تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۴۲ میں یہی مفہوم لکھا جا چکا ہے۔

مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کا فتویٰ:

آپ نے ایک استفتاء کا جواب ان الفاظ میں دیا۔ اول تو عرس کا اجتماع ہی بے اصل ہے پھر اس میں رقص و سرود کے میلے

جمانا توکسی صورت سے جائز نہیں ہوسکتا۔ (کفایت المفتی ج۴ص۱۷۱)

قوالی کے متعلق مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیعؒ کا ارشاد گرامی:

موصوف ''ومن الناس من یشتری لھو الحدیث'' آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے آخر میں یوں فرماتے ہیں:

تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ جو گانا اجنبی عورت کا ہو یا اس کے ساتھ طبلہ سارنگی وغیرہ ہوں وہ حرام ہے جیسا کہ مذکو الصدر آیت قرآن اور احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوا۔ اور اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا مرد ہوں اور اشعار کے مضامین بھی فحش یا کسی دوسرے گناہ پر مشتمل نہ ہو تو جائز ہے۔

بعض صوفیائے کرام سے جو سماع غناء منقول ہے وہ اسی قسم کے جائز غناء پر محمول ہے کیونکہ ان کا اتباع شریعت اور اطاعت رسول اللہ ﷺ آفتاب کی طرح یقینی ہے ان سے ایسے گناہ کا ارتکاب کا گمان نہیں کیا جاسکتا۔ محققین صوفیاء کرام نے خود اس کی تصریح فرمائی ہے۔ الخ (تفسیر معارف القرآن ج۷ص۲۷)

حضرت مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کا قول:

مولانا عبدالماجدؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں اقوال مفسرین ذکر کر کے یوں فرماتے ہیں۔ ''لیکن جو گانا لوگوں کے سنانے کے لئے جشن عقد اور عید وغیرہ کے علاوہ ہو۔ خصوصاً جو ''قوالی'' کی محفلیں مسجدوں اور خانقاہوں میں مجمع فساق کے ساتھ ہوتی ہیں اور جنہیں عبادت سمجھا جاتا ہے وہ تو اور زیادہ قابل ملامت ہیں۔''

اور تفسیری حوالے ذکر کرنے کے بعد رقمطراز ہیں۔ '' بلکہ اس تواجد و تراقص کا شمار تو علامت زندقہ میں سے کیا گیا ہے اور اس کا جائز سمجھنا حدود کفر میں داخل ہوجانا ہے۔'' (تفسیر ماجدی ص۸۲۷)

اور اسی پر موصوف نے علامہ آلوسی بغدادیؒ کا حوالہ نقل کیا گیا ہے۔

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کا ارشاد:

حضرت شیخ المکرم واستاذی المحترم نے بھی آیت مذکورہ کی تفسیر میں احادیث نبویؐ اور فقہاء کرام وحضرات مفسرین کے اقوال نقل کئے ہیں اور فرماتے ہیں۔ اسی طرح صوفیوں کا سماع جسے قوالی کہتے ہیں بدعت سیۂ اور حرام ہے۔ (تفسیر جواہر القرآن ج۲ص۹۱۰)

صوفیاء کرام کے چاروں سلسلے نقشبندی، قادری، چشتی اور سہروردی کے بزرگان عظام کے اقوال وآراء جگہ جگہ نقل کئے جاچکے ہیں جس سے مجموعی طور پر یہ مسئلہ روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ ''مروجہ قوالی'' گناہ کبیرہ اور حرام وممنوع ہے۔ ان حضرات میں سے کوئی بھی اس کے جواز کا قائل نظر نہیں آتا۔